اداریہ

اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم میں ہر خشک و تر کا تذکرہ موجود ہے۔ قرآنی ہدایت، ایک جاودانی ہدایت ہے اور قرآن کریم کی تفسیر درحقیقت، بدلتے زمان و مکان کے تقاضوں کے مطابق اس جاودانی ہدایت کی تطبیقات فراہم کرتی ہے۔ ایسے میں متنِ وحی کی اصالت کی پاسداری کے ہمراہ اس سے نئے مفاہیم اور نئی تطبیقات کا استخراج، مفسر کی مہارت مانگتا ہے۔ ظاہر ہے اِس مہم میں ایک مفسر، تفسیرِ قرآن کے واضح اصول و ضوابط وضع کیے بغیر قدم آگے نہیں بڑھا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مفسرین نے ہمیشہ تفسیرِ قرآن کے ایسے اصول وضع کیے ہیں جن کی روشنی میں وہ قرآن کریم کی تفسیر پیش کرتے ہیں۔ دیگر اسلامی مسالک کی طرح اہلِ تشیّع کے ہاں بھی قرآن کریم کی تفسیر کے باضابطہ اصول موجود ہیں۔ مجلّہ نور معرفت کے 51ویں شمارے کا پہلا مقالہ "اہلِ تشیّع کے عمدہ لسانیاتی اصولِ تفسیر" کے عنوان سے انہی اصولوں کا بیانگر ہے۔ یہ مقالہ درحقیقت قرآن فہمی کی Methodology میں تکامل اور پیش رفت کا موجب ہے جس کا مطالعہ ایک عام قاری کی بہتر قرآن فہمی کا پیش خیمہ بھی ہے۔

"انسان کی اخلاقی تربیّت میں معرفت اور رجحان کا تعامل" کے عنوان سے اس شمارے کا دوسرا مقالہ اخلاقی تربیت کے ایک انتہائی فنّی موضوع سے مربوط ہے۔ یہ مقالہ اس بحث کا حامل ہے کہ آیا انسان کی اخلاقی تربیت میں اس کے Cognitive Dimension پر توجہ کافی ہے یا اس کے ہمراہ انسانی تمایلات کو ایک خاص سمت و سُو پر لگانا بھی ضروری ہے؟ نیز یہ کہ انسان میں حُسن و قبح کی تشخیص رجحان ساز ہے یا یہ انسان کے فطری و غیر فطری رجحانات ہیں جو اس کے سامنے ایک ہی کام کو کبھی اچھا تو کبھی بُرا بنا کر پیش کرتے ہیں؟ یقیناً اس سوال کا جواب یہ طے کرے گا کہ انسان کی اخلاقی تربیت میں کس امر پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس شمارے کا تیسرا مقالہ عالم اسلام کے اندر پروان چڑھنے والی صوفیانہ روش کے بہتر فہم کی غرض سے لکھا گیا ہے۔ "صوفیاء کی شطحات: مطالعاتی جائزہ" کے عنوان کے تحت، اس مقالہ میں شطحات کے صدور کے پسِ منظر کا جائزہ لینے کے علاوہ، ان کی شرعی حیثیت کا تعین کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ اپنے قاری کے لئے جہاں صوفیاء کی طرف منسوب بعض ناروا تہمتوں کا ازالہ کرتا ہے، وہاں ترسیم شریعت میں شحطات کے فاقدِ اعتبار ہونے کی بھی عکاسی کرتا ہے۔

"معاشرتی ارتقائی سفر میں تعلیم اور خواتین کا کردار" کے عنوان سے مزیّن، موجودہ شمارے کا چوتھا مقالہ جہاں انسانی سماج کے لئے ارتقائی سفر کو ناگزیر قرار دیتا ہے، وہاں یہ انسان کے ارتقائی سفر کے عوامل کو بھی اجاگر کرتا اور سماجی ارتقاء میں معاشرے کے مختلف طبقات کے کردار پر روشنی بھی ڈالتا ہے۔

"وادی السلام کا وجود اور مصداق "کے عنوان کے تحت اس شمارے کا پانچواں مقالہ دراصل، اسلامی تہذیب و تمدن کے ایک اہم ورثے سے پردہ گشائی کرتا ہے۔ بعض روایات کی روشنی میں "وادی السلام" کی حیثیت محض ایک قبرستان کی نہیں، بلکہ ایک برزخی مقام کی ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ وادی السلام کے مفہوم اور مصداق کو اجاگر کیا جائے تاکہ اس کی اسلامی حیثیت اجاگر ہو۔ امید ہے اس مقالہ کی اشاعت بھی عالمِ اسلام کی عقیدتی میراث اور تہذیبی آثار کی بہتر سے بہتر شناخت کا موجب بنے گی۔

"فیض احمد فیض اور مہدی جواہریؔ: مشترکہ شعری جہات"کے عنوان سے اس شمارے کا چھٹا مقالہ دو ایسے شہرہ آفاق شعراء کے افکار کا عکاس ہے جنہوں نے اپنے کلام میں انسانیّت کا مرثیہ لکھ کر انسان کو یہ پیغام دیا ہے کہ اگر ظالم کے خلاف اور مظلوم کے حق میں آواز بلند نہ کی جائے تو انسان، انسانیّت سے نکل کر اپنی نوع پر ایسے مظالم ڈھاتا ہے جو زمین و آسماں کا جور نہیں ڈھاتا۔ اس مقالے کی اشاعت نہ فقط اردو ادبیات، بلکہ انسانیات کے باب میں ایک اہم اضافہ ہے۔ موجودہ شمارے کا ساتواں مقالہ بھی ظالم سے نفرت اور مظلوم کی حمایت کے موضوع سے مربوط ہے۔ "عاشورانویسی کے جدید رجحانات اور اس کے عوامل (1960 سے2010تک)"کے عنوان کے تحت اس مقالہ میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی عظیم قربانی کی تاریخ پر لکھے جانے والے جدید تاریخی آثار کا نہایت علمی اور تحقیقی انداز میں تعارف پیش کیا ہے۔

اس شمارے کا آٹھواں مقالہ "الحكم والأمثال للإمام علي- عليه السلام- وأثرها في الحياة الإنسانية"کے عنوان کے تحت حضرت امام علی علیہ السلام کے عظیم خطبات اور فرمودات سے جواہر پاروں کا ایسا انتخاب ہے جس کی تطبیقات انسانی زندگی کی جہت کے تعین میں انتہائی مؤثر ہیں۔ The Effect of Wisdom on the Academic Performance of College Students کے عنوان کے تحت اس شمارے کے آخری مقالے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ آیا طلباء اور طالبات میں عقل و دانشمندی کے اعتبار سے کوئی فرق پایا جاتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ کالج کے طلباء و طالبات کی تعلیمی کارکردگی پر اُن کی عقلی استعداد آیا کوئی مثبت اثر مرتب کرتی ہے یا نہیں؟ ان سوالات کا جواب پانے کے لئے مقالہ نگار نے بارہویں جماعت کے 495 طلباء و طالبات سے معلومات اکٹھی کی ہیں اور اپنی تحقیق کا نتیجہ یہ پیش کیا ہے کہ عقل اور اس کی ذیلی اقسام کالج کے طلباء کی تعلیمی کارکردگی پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مجلّہ نور معرفت کے 51ویں شمارے کے یہ متنوّع مقالات ہمارے قارئین کے لئے علمی اور عملی زندگی میں انتہائی مفید ثابت ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

* * * * *